مولانا عبدالرحمٰن
شیخ الحدیث، دارالعلوم ٹنڈو آدم (سندھ)

قیامِ عدل...... پاکستان کی سلامتی

تخلیق انسانی کے بعد اس کے شروعات میں ہی فسادات شروع ہو گئے تھے۔قتل ہابیل پر فسادات کی بنیاد شروع ہوئی۔ جیسے جیسے انسانوں کی نفری بڑھتی آئی، فتور بھی اٹھتے چلے آئے۔ حتیٰ کہ وہ لوگ جو معاشرے میں بغرض اصلاح آئے تھے لوگوں نے انہیں معاف نہ کیا اور ان کو قتل کر دیا گیا۔ ایسا دور بھی آیا کہ بڑے بڑے برگزیدہ افراد کو جلتی آگ اور ابلتے تیل میں زندہ جھونک دیا گیا۔ بعض بدنصیبوں میں ایسے خون خرابے عام مشغلہ بن گئے۔ اس معاملہ میں فرعون بدبخت، بہت ہی آگے بڑھا ہوا تھا۔ بے رحم، بے ترس، نہایت جاہل اور بے وقوف، آوارہ اور بدتر خیالات کا بادشاہ گزرا ہے۔ کمزور لوگوں نے جب طاقتوروں سے بہت سی چوٹیں کھائیں تو گھائل وجود متمنی ہوئے کہ ضابطۂ اخلاق ضرور ہونا چاہیے تو قانون اور عدالت کا عدل ایک انسانی فطری تقاضہ اٹھا جس سے قوانین اور عدالتیں وجود میں آئیں۔ عدالت کا مقصد انسانی وجود کا تحفظ، عزت آبرو کی حفاظت، رعایا کے مال و متاع کے گرد حفاظتی حصار ہوا کرتا ہے کہ دنیا کے اندر امن ہو، سکون ہو، فسادات نہ ہوں، قانون ہو اور اس کی حکومت ہو۔ قانون امن کی ضمانت دیتا ہے۔ قانون انسانی بقا کا ضامن ہوتا ہے۔ قانون میں رعایت نہیں۔ قانون کی گرفت بہت ہی مضبوط ہوتی ہے۔ جب ایک انسان اپنے حدود سے تجاوز کرتا ہے تو قانون اسے سزا دیتا ہے بلکہ قانون اس کے وجود کو دیکھنا ہی نہیں چاہتا۔ جو ہاتھ دوسرے کی ملکیت کی طرف بلاوجہ بڑھتا ہے، قانون اس ہاتھ کو توڑ دیتا ہے۔ غرضیکہ قانون سکون، وقار دیتا ہے۔ قانون عزت و آبرو کا رکھوالا ہوتا ہے۔ قانون باہمت اور طاقت ور ہوتا ہے۔ عادل نائبِ خدا ہوتا ہے۔ عادل دکھی انسانیت کا مداوا ہوتا ہے۔ عادل ہی کی عدالت سے نظام مملکت سنورتا ہے۔ عادل کی وجہ سے ملک شاداب ہے۔ بارشیں ہیں تو عادل کی عدالت سے، برکتیں ہیں تو عادل کی عدالت سے۔ جب مخلوق معمور ہو رب غفور ہے۔ عادل جب عدالت سے ہٹ کر ظلم پر اتر آتا ہے تو زمین ہلنے لگ جاتی ہے۔ دریاؤں کی مچھلیاں، بلوں کی چونٹیاں بلبلا اٹھتی ہیں۔ سمندروں میں طوفان برپا ہو جاتے ہیں۔ دریاؤں کے راستے بدل جاتے ہیں۔ آندھیاں غضب ڈھاتی ہیں۔ جانور بددعاؤں پر آجاتے ہیں۔ برملا ان کی اپنی زبان سے یہ الفاظ نکل پڑتے ہیں **مُنِعْنَا عَنِ الْقَطْرِ بِظُلْمِ الظَّالِمْ** ۔ عدالتوں کے ظلم کی وجہ سے زمین اپنے ذخائر سکیڑ لیتی ہے۔ آسمانوں سے اترتی رحمتیں رک جاتی ہیں۔ مخلوق قحط سالیوں کی بربادیوں کی لپیٹ میں آجاتی ہے کیونکہ کارہائے نظام برپا ہے تو فقط عدل سے ہے۔ قیامِ پاکستان سے قبل نعرہ تھا ''پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔ مگر اس خوش کن نعرہ کو فریب اور دھوکے میں تبدیل کر دیا گیا۔ لا الہ الا اللہ کے تقاضے کو پورا کرنے کی بجائے طاغوتی شخصیتوں کو لوٹنے کا موقع فراہم کیا گیا۔ اور انگریز دشمنی کا انتقام لیا گیا۔ اگر مقصد لا الہ

الا اللہ ہوتا تو ملک میں اس وقت شاہ دماغ علماء اور قانون دان موجود تھے چند ہی گھنٹوں میں خلفاء راشدین کے قوانین کا خاکہ پیش کر کے ملک کا نظام چلا سکتے تھے مگر بدقسمتی سے یہ نہ ہوا۔ بلکہ انگریز کا بنایا ہوا قانون اس لُٹی پھٹی قوم پر لاگو کر دیا گیا۔ جیسے ہی یہ ایکٹ لاگو ہوا تو لٹیروں نے بغلیں بجائیں کہ ''بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا'' خود مسٹر جناح سے مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے فرمایا کہ شرعی طور پر چور کی سزا مقرر کر دو تو یہ کہہ کر ٹال دیا گیا کہ ہاتھ کاٹ دینا وحشی سزا ہے۔ چوری، ڈکیتی، زنا، اغوا، دھوکا، لوٹ کھسوٹ، عریانی و فحاشی کی تباہ کاریاں، شیطان سے دوستی، رحمن سے دشمنی، عدل سے نفرت، ظلم سے محبت جیسے بے شمار افعال بد پیدا ہوتے چلے گئے۔

بلبل ہمہ تن شد گل ہمہ تن شد خون
وائے بر بہارے گر ایں است بہارے

کیا لا الہ الا اللہ کا یہی تقاضا تھا کہ ملک کا پہلا وزیر خارجہ کافر، پہلا وزیر دفاع کافر، پہلا گورنر بینک دولت پاکستان کافر۔ سوائے ایک آدھ جزئی کے ابتدائی قانون کفریہ۔ جب قانون کی حاکمیت نہ ہوئی تو ملک کا پہلا وزیر اعظم قتل ہوا اور اس مقدمے کو تہہ خانہ میں ڈال دیا گیا جس کو آج تک ظاہر نہ کیا گیا۔ قتل کرنے والے قادیانی تھے کیونکہ ان کا اہم آدمی مسٹر ظفر اللہ' ملک کا اہم ذمہ دار (وزیر خارجہ) تھا۔

۱۹۵۳ء کی خالص اسلامی تحریک ''تحفظ ختم نبوت'' میں ہزاروں مسلمانوں کو قتل کرایا گیا۔ اسمبلیوں میں آئے دن قانون بنتے اور بگڑتے رہے۔ ملک' مارشل لاء کے بوجھ تلے دبتا چلا آیا۔ پاکستان کا نظام عدل ہمیشہ برسر اقتدار طبقہ کے ہاتھوں میں مقید رہا۔ جب جج رشوت کھا کر ملک کے قانون کو پامال کرے تو کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ ملک ترقی کرے گا۔ بیسیوں سیاسی قتل ہوئے، کئی دفعہ ہوائی جہاز ہائی جیک ہوئے۔ آدھا ملک حکمرانوں کی بدکرداری سے کٹ گیا۔ پاکستان کا کوئی محکمہ نہیں جہاں رعایا کی جیب تراشی نہ کی جاتی ہو، کوئی مقام ایسا نہیں جہاں انسان اپنے بھائی کا گوشت نہ کھا رہا ہو۔ مدتیں گزر گئیں مگر ملک کو استحکام حاصل نہ ہوا۔ مرزائی، قادیانی حکومت برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اس نے مسلمانوں کا سیاسی رخ بدلنے کے لیے ایک جھوٹا نبی تیار کیا۔ اس گروہ نے بڑے بڑے افریت نما افعال بدانجام دیئے مگر تقدیر کی بے آواز لاٹھی نے ۱۹۷۴ء میں انہیں کافر قرار دیا۔ اس وقت یہی قادیانی امریکہ کی ضرورت ہیں۔ امریکہ کے کہنے پر ملک کے صدر نے قادیانیوں کو کھلی چھٹی دی ہوئی ہے۔

ملک میں جنگل کا قانون ہے۔ ہر طرف افراتفری، بے چینی اور بدامنی ہے۔ اس کے ذمہ دار بے دین حکمران اور سیاست دان ہیں۔ پاکستان اللہ کی نعمت ہے۔ ہم نے پہلے بھی اس کی قدر نہیں کی اور سزا بھگتی۔ اب بھی ناقدری کر رہے ہیں اور اس کی سزا بھی بھگتیں گے۔ جب تک نظامِ عدل اور نظامِ حکومت' اسلامی نہیں نہیں ہوگا حالات یہی رہیں گے۔ اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ملک کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)